احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ضمیمہ

ہفتہ 30۔جولائی 2011ء

روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 30 جولائی 2011ء 27 شعبان 1432 ہجری 30 وفا 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 175

نماز جنازہ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ 30 جولائی 2011ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر (بوقت ساڑھے پانچ بجے) ادا کی جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ انتقال فرما گئیں اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ ایک مقدس ہستی تھیں ایک خلیفہ احمدیت کی بیٹی، دو کی بہن اور ایک کی والدہ تھیں

آپ انتہائی عبادت گزار، مخلوق سے ہمدردی رکھنے والی اور بزرگ خاتون تھیں

احباب جماعت کو نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی پوتی، حضرت مصلح موعود کی سب سے بڑی صاحبزادی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مورخہ 29 جولائی 2011ء کو شام پونے سات بجے اپنی اقامت گاہ ربوہ میں بعمر تقریباً 100 سال انتقال فرما گئیں۔ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے آپ نے اب تک سب سے لمبی عمر پائی ہے۔

آپ چند سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے کمزوری کی طرف مائل تھیں۔ تاہم گزشتہ چھ ماہ سے آہستہ آہستہ کمزوری بڑھ رہی تھی اور کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھیں۔

آپ جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر قادیان تشریف لے گئیں، 2 ہفتے تک وہاں قیام فرمایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خلافت کے بعد پہلی اور آخری مرتبہ ملاقات کی اور اپنے جلیل القدر صاحبزادے کو خلیفۃ المسیح کی مسند پر بیٹھے دیکھا اور دید کی پیاس بجھائی آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 25 مئی 1933ء کو وصیت کی تھی جبکہ آپ کی عمر 22 سال تھی۔

آپ حضرت مصلح موعود کی مبارک اولاد میں دوسرے نمبر پر اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث آپ سے بڑے تھے۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ ستمبر 1911ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاں حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ ام ناصر کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت بہت ہی دینی اور روحانی ماحول میں ہوئی۔ دینیات کلاس اٹینڈ کی، اور 1929ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی کا امتحان پاس کیا جس کا اعلان الفضل 19 جولائی 1929ء میں شائع ہوا۔ آپ نے 1931ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ (انوار العلوم جلد 13 صفحہ 184) اور پھر ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔

مورخہ 2 جولائی 1934ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ پڑھا اور آپ کا رخصتانہ 26/اگست 1934ء کو ہوا۔

آپ کے خطبہ نکاح کے موقع پر حضرت مصلح موعود نے خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے اور اس کے تقاضوں کو نباہنے پر زور دیا اور فرمایا۔

''حضرت مسیح موعود کی اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اس طرح بسر کرے کہ گویا وادی غیر ذی زرع میں رہتی ہیں اور اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرے۔'' (خطبات محمود جلد 3 صفحہ 349)

چنانچہ اللہ کے فضل سے اس مقدس جوڑے نے بعینہ اسی طرح زندگی گزاری اور ساری عمر خدمت دین و انسانیت میں منہمک رہے۔ آپ لمبا عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ خدمات بجا لاتی رہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ ربوہ کی تربیت بہت فعال رہ کر کی۔ آپ عبادت گزار، مہمان نواز، سلیقہ مند اور خدمت خلق کرنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ عشق اور محبت تھی۔ آپ نے بچپن سے ہی دینی ماحول اور خلافت کے حصار میں تربیت حاصل کی اور پرورش پائی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے خاوند حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ولادت 13 مارچ 1911ء کو قادیان میں ہوئی اور وفات 10 دسمبر 1997ء کو ہوئی۔ اپنے خاوند کی وفات کے بعد کا عرصہ بہت صبر اور حوصلے کے ساتھ گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں، دیگر اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب

☆ محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم

☆ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

☆ محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے آپ حضرت سیدہ محمودہ بیگم ام ناصر کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت ام ناصر کی دیگر اولاد کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ 1۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث۔ 2۔ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ 3۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب 4۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب 5۔ محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ 6۔ محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب 7۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب 8۔ محترم صاحبزادہ مرزا اظہر صاحب 9۔ محترم مرزا رفیق احمد صاحب

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اپنی معفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

ادارہ الفضل اس دکھ اور درد کے لمحات میں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضور انور کے بھائی اور بہنوں، جملہ افراد حضرت اقدس مسیح موعود اور تمام افراد جماعت سے تہہ دل سے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

جس کا پاکیزہ جگر گوشہ امام وقت ہے
کیسی ہستی تھی وہ خوش قسمت ترین
جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام ان کو ملے
مغفرت کا سایہ بخشے ان کو رب العالمین

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 2 روپے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 30 جولائی 2011ء 27 شعبان 1432 ہجری 30 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 175

میں خود جنت میں لے کر جاؤں گا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہو کہ جس نے خود قرآن کریم سیکھا اور پھر دوسروں کو سکھایا اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے اس پر عمل کیا۔ میں اس کو خود جنت میں لے کر جاؤں گا اور جنت کی طرف لے جانے والا راہبر بنوں گا۔

(کنزالعمال جلد1 صفحہ 531 کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن حدیث نمبر 2375)

45 ویں جلسہ سالانہ یوکے سے حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب 24 جولائی 2011ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے

حضرت مسیح موعود نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نئے اسلوب سکھائے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 24 جولائی 2011ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 8:15 بجے اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ حسب معمول ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے یہ تقریب براہ راست نشر کی اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں نے حضور انور کے خطاب سے استفادہ فرمایا۔

حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے چند معزز مہمانان کو سٹیج پر اپنے اظہار خیال کے لئے بلایا۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ قانون کی پابندی کرنے والی بااخلاق لوگوں پر مشتمل جماعت ہے۔ جو نیکی میں قدم آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت میں بھی سرفہرست ہے۔ انہوں نے محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں اور ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت جماعت کی خدمات کو سراہا۔ ازاں بعد حضور انور نے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کو تلاوت قرآن کریم کے لئے بلایا۔ آپ نے سورہ احزاب کی آیات 41 تا 49 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ پھر کبابیر کے چند احمدی احباب نے حضرت مسیح موعود کا عربی منظوم کلام پیش کیا۔ اس منظوم عربی کلام کا اردو ترجمہ محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم اردو نعتیہ کلام ع

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

ترنم سے پیش کیا۔

مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم نے ان طلباء کو بلایا جنہوں نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔ ان خوش قسمت طلباء کو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے میڈلز پہنائے اور انعامات عطا فرمائے۔ بعض پاکستانی طلباء کو بھی اس موقع پر انعامات حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ازاں بعد محترم امیر صاحب یوکے نے احمدیہ پیس پرائز ایمنسٹی انٹرنیشنل کو دینے کا اعلان کیا۔ یہ ایوارڈ ہر سال انسانیت کی خدمات پر دیا جاتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے دنیا میں 2.8 ملین کارکنان ہیں اور اسے امن کا نوبیل انعام بھی مل چکا ہے۔ یہ تنظیم دنیا میں انسانی وقار کو بحال کرنے کی کوششوں میں مصروف کار ہے۔ یہ ایوارڈ ان کو پیس کانفرنس کے موقع پر دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ احزاب کی آیت نمبر 41 کی تلاوت فرمائی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے کمالات، فیضان اور اعلیٰ مقام کے متعلق بڑے دلنشین انداز میں بیان فرمایا اور فرمایا کہ ہم تمام احمدی خداتعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے سکھائے ہوئے اسلوب عشق رسول ﷺ کی وجہ سے دامن رسول ﷺ سے ہمیشہ چمٹے رہیں گے اور کبھی بھی کوئی بھی طاقت ہمیں اس رسول ﷺ سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ ہماری جانیں لے لی جائیں۔ تجارتیں برباد کر دی جائیں۔ ہماری جائیدادیں ضبط کر لی جائیں مگر ہم کسی طور پر بھی عشق رسول ﷺ کو اپنی زندگیوں سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ یہ عشق ہمارے دلوں میں روحوں میں پیدا ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں فیضیان مصطفیٰ ﷺ کا صحیح ادراک، اور اصل فہم اور حقیقی معنے سکھائے ہیں۔ جن کی وجہ سے کبھی بھی ایک احمدی محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم پوری قوت اور یقین کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیّین ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمام انبیاء کے کمالات آنحضرت ﷺ میں جمع ہو گئے۔ وہ تمام صفات و کمالات اور خصوصیات جو متفرق طور پر انبیاء میں پائے جاتے تھے آنحضرت ﷺ میں اکٹھے ہو کر

باقی صفحہ 2 پر

سب نماز پر قائم ہو جائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”مَیں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خداتعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔ اور بخیل اور مُمسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خداتعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ 619،)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ایک اچھی وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”نظارت تعلیم وتربیت کی رپورٹ میں ایک خاص بات یہ بیان کی گئی ہے اس کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ یہاں 26 لڑکے ایک دوست کے خرچ پر پڑھ رہے ہیں۔ وہ دوست خود ان پڑھ ہیں معمولی دستخط کرنا جانتے ہیں۔ وہ تقریباً 300 روپیہ ماہوار ان لڑکوں کی پڑھائی پر خرچ کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے کس خیال سے اتنے لڑکوں کو اپنے خرچ پر پڑھنے کیلئے بھیجا؟ انہوں نے کہا میں خود پڑھا ہوا نہیں اس لئے (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتا اس وجہ سے میں نے تجویز کی کہ کچھ لڑکوں کو پڑھا کر ملک میں پھیلا دوں تاکہ میرے (دعوت الی اللہ) نہ کر سکنے کا اس طرح ازالہ ہو جائے۔ انہوں نے آئندہ کے متعلق بھی اپنی وصیت کا ذکر کیا جس میں ایک معقول رقم انہوں نے اس غرض کیلئے رکھی ہے کہ وہ اس طرح تعلیم پر خرچ ہوتی رہے گی۔“ (خطابات شوریٰ جلد1 صفحہ 337)

آج بھی احباب کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(مرسلہ: نگران امداد طلباء)

بقیہ از صفحہ 1۔ اختتامی خطاب کا خلاصہ

اپنے کمال کو پہنچ گئے اور اسی طرح جو کتاب آپؐ کو عطا کی گئی وہ بھی تمام متفرقہ کتب کی صفات کی جامع الصفات کتاب ہے۔ یعنی قرآن کریم عظیم تر کتاب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا فیضان ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ جو بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے گا اس کو آپ کے فیض روحانی سے ضرور حصہ ملے گا۔ آنحضرت ﷺ زندہ رسول ہیں اور آج بھی آپ کے جاری فیضان کے طفیل زندہ خدا کے زندہ معجزات خدا کے فضل سے آج بھی جاری ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے فیض سے آج بھی شرف مکالمہ و مخاطبہ ملتا ہے جیسا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ذکر ملتا ہے اور ان کے ایسے کلام بھی مشہور ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی فیضان کی وجہ سے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا خدا سنتا ہے اور منعم علیہ گروہ کو ملنے والے انعامات رسول اللہ ﷺ کے فیضان سے آپؐ کی کامل پیروی اور تابعداری کرنے والوں کو ملتے ہیں۔ الگ شریعت اور نئی بدعت اختراع کرنے سے یہ فیضان نہیں ملتا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے ہی مل سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا آپؐ پر بہت بڑا فضل ہے۔ اس سے مراد یہی ہے کہ حضرت رسول اللہؐ سے پہلے یہود پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ذلت اور مسکنت نازل ہونے کا کہا گیا۔ مگر آنحضرت ﷺ کی امت پر تمام قسم کے انعامات نازل ہوں گے اور یہ امت ہمیشہ سب سے اچھی امت بنے گی اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہوں گے جو رسول اللہ کے زندہ اور سچے رسول اور قرآن کریم کے الٰہی کتاب کے ہونے کا نشان دکھائیں گے۔

حضور انور نے حضرت جنیدؒ کا یہ قول پیش کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبہ بلی سے سیکھا۔ حضور نے فرمایا کہ خدا نے اپنی مخلوق میں جو صفات پیدا کیں وہ تمام صفات انسان میں اکٹھی کر دی گئیں اور پھر کل انسانوں کے کمالات انسان کاملؐ میں اکٹھے کر دیئے گئے اور آپؐ کو رحمۃ للعالمین کہنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ تمام قسم کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے۔ یعنی علت غائی حاصل ہو گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی سچی اتباع سے ہی خدا ملتا ہے۔ آپؐ کے بغیر یہ گوہر مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوئی ایسا وظیفہ جو آپؐ نے نہیں کیا خدا سے نہیں ملا سکتا۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے نقش قدم پر ہی چلنا ہو گا۔ ایک ذرہ بھی ادھر ادھر ہونے سے خدا سے تعلق قائم نہیں ہو گا۔ اس لئے کامل طور پر آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنی چاہئے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس بھی پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 118)

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت ہر احمدی کی روح کی اساس ہے اور اس کی وجہ سے خدا کی تائید و نصرت بھی حاصل ہو رہی ہے اور اس کے بہت سارے واقعات کل کے خطاب میں سنا چکا ہوں اور ابھی بہت سارے واقعات ایسے ہیں جو وقت کمی کی وجہ سے نہیں سنائے جا سکے۔

حضور انور نے فرمایا ہم خدا کو حاضر جان کر کہتے ہیں کہ ہم عشق رسول ﷺ کے لئے جانیں قربان کرنا جانتے ہیں اور کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ہر احمدی اپنے خون کا نذرانہ عشق رسولؐ کے لئے پیش کرتا ہے۔ درود شریف ہمارے دلوں کی آواز ہے۔ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور اسی لئے ہم عشق رسولؐ میں فنا ہو کر پورے فہم و ادراک سے درود شریف پڑھتے ہیں۔ ہمارے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے تو کیا جا سکتا ہے مگر عشق رسولؐ کو نہیں چھینا جا سکتا۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں ظلم کی چکی میں پسنے والوں، اسیران راہ مولیٰ، راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں اور ان کے لواحقین، واقفین زندگی، جماعتی خدمات کرنے والے کارکنان، جلسہ سالانہ کی برکات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے، جماعت کی ترقی، کل انسانیت کے لئے امن و امان کی دعائیں کرنے لئے تحریک فرمائی اور اس کے بعد دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ سالانہ میں 96 ممالک کے 29 ہزار 300 افراد نے شرکت کی ہے۔ اس کے بعد حضور انور ڈائس پر تشریف فرما رہے اس دوران عرب اور دیگر احباب نے نغمے پیش کئے۔ رات قریباً سوا گیارہ بجے پاکستانی وقت کے مطابق سٹیج سے تشریف لے گئے۔ آخری کلمات میں حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور بخیر و عافیت واپس لے جائے۔ آمین

مکرم طارق احمد رشید صاحب مربی سلسلہ فجی

جزائر فجی کے ویسٹرن ریجن میں

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

14 فروری 2011ء کو بیت اقصیٰ ناندی میں فجی کی ویسٹرن ریجن کی جماعتوں کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس ریجن کی تین جماعتوں ناندی، لٹوکا اور مارو کے احباب نے اپنے جذبۂ عقیدت و محبت سے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے اس میں شرکت کی۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم مولانا فضل اللہ طارق صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود کا نعتیہ کلام پیش کیا گیا۔ جلسہ میں چار تقاریر میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس بابرکت جلسہ کی مکمل کارروائی ریجنل ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ براہ راست نشر کی جاتی رہی۔ فجی میں یہ جماعت کا پہلا پروگرام تھا جو اِمسال براہ راست ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ یہ ریڈیو سٹیشن گزشتہ سال ہی شروع ہوا ہے اور گاہے بگاہے اس کے ذریعے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں درس بھی دیئے جاتے ہیں۔ اب خدا کے فضل سے ایک باقاعدہ پروگرام ''(دین حق) سب کیلئے'' شروع کیا گیا ہے جو ہر جمعہ کے روز پندرہ سے بیس منٹ کے لئے نشر کیا جاتا ہے۔ اِس ریڈیو سٹیشن کو چلانے والے دوست ہندو ہیں اس لئے جب چند دن پہلے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا اعلان بار بار کیا جانے لگا تو بعض غیر از جماعت علماء نے اُن کو فون کر کے کہا کہ جلسہ عید میلاد النبی ﷺ ہوتا ہے نہ کہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ۔ چنانچہ اِس حوالہ سے بھی جماعت کو اپنا مؤقف ریڈیو پر پیش کرنے کی توفیق ملی اور محترم امیر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اِس بارہ میں روشنی ڈالی۔

پروگرام کو براہ راست پیش کرنے کے لئے ریڈیو کی ٹیم چونکہ بیت الذکر آئی ہوئی تھی، وہ بھی اس ماحول کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور آئندہ بھی خوشی اور محبت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت ڈالے۔

یہ جلسہ صبح گیارہ بجے شروع ہوا اور دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ مجموعی طور پر 130 مرد و زن اس میں شامل ہوئے جن میں آٹھ غیر از جماعت مہمان بھی تھے۔ اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب فجی نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے ایک حسین پہلو یعنی ''اپنے ربّ کے ساتھ وفا'' کو بیان کیا اور جماعت کو نصیحت کی کہ اس اسوہ سے ہمیں بھی اپنے خدا، دین اور امام کے ساتھ وفا میں ترقی کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 جون 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

قسط نمبر 23

فتنہ صیہونیت کے خلاف زبردست تحریک

دنیا کی تمام بڑی بڑی اسلام دشمن طاقتیں ایک لمبے عرصے سے فلسطین میں یہودیوں کو وسیع پیمانے پر آباد کرتی رہی تھیں۔اس خوفناک سازش کا نتیجہ بالآخر 16 مئی 1948ء کو ظاہر ہو گیا جبکہ برطانیہ کی عمل داری اور انتداب کے خاتمہ پر امریکہ، برطانیہ اور روس کی پشت پناہی میں ایک نام نہاد صیہونی حکومت قائم ہوگئی اور دنیائے اسلام کے سینہ میں گویا ایک زہر آلود خنجر پیوست کر دیا گیا۔

اس نہایت نازک وقت میں جبکہ ملت اسلامیہ زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار تھی حضرت مصلح موعود نے عالم اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ایک بار پھر پوری قوت سے جھنجھوڑا۔ انہیں مغربی طاقتوں اور صیہونی حکومت کے درپردہ تباہ کن عزائم سے قبل از وقت آگاہ فرمایا اور اس فتنہ عظمیٰ کے منظّم مقابلہ کے لئے نہایت مفید تجاویز پر مشتمل ایک قابل عمل دفاعی منصوبہ پیش کیا۔

چنانچہ حضور نے خاص اس مقصد کے لئے ’’اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃ‘‘ کے نام سے ایک حقیقت افروز مضمون سپرد قلم فرمایا جس میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے فوراً ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے اور اس کے خلاف سر دھڑ کی بازی لگا دینے کی زبردست تحریک فرمائی۔ ذیل میں ’’الکفر ملۃ واحدۃ‘‘ کا مکمل متن بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔

وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے دی گئی تھی۔وہ دن جس کی خبر توریت اور انجیل میں بھی دی گئی تھی۔وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیش ناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جارہا ہے۔ امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں اس مسئلہ میں ایک بستر کے دو ساتھی نظر آتے ہیں۔اور عجیب بات یہ ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں بھی یہ دونوں متحد تھے۔دونوں ہی انڈین یونین کی تائید میں تھے اور اب دونوں ہی فلسطین کے مسئلہ میں یہودیوں کی تائید میں ہیں۔

آخر یہ اتحاد کیوں ہے؟ یہ دونوں دشمن مسلمانوں کے خلاف اکٹھے کیوں ہو جاتے ہیں؟اس کے کئی جواب ہو سکتے ہیں مگر شاید ایک جواب جو ہمارے لئے خوشکن بھی ہے زیادہ صحیح ہو۔یعنی دونوں ہی اسلام کی ترقی میں اپنے اداروں کی پامالی دیکھتے ہوں جس طرح شیر کی آمد کی بو پا کر کتے اکٹھے ہو جاتے ہیں شاید یہ دونوں ہی اپنی دوربین نگاہوں سے اسلام کی ترقی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔شاید اسلام کا شیر جو ابھی ہمیں بھی سوتا نظر آتا ہے بیداری کی طرف مائل ہے۔شاید اس کے جسم پر ایک خفیف سی کپکپی وارد ہو رہی ہے جو ابھی دوستوں کو تو نظر نہیں آتی مگر دشمن اس کو دیکھ چکا ہے۔اگر یہ ہے تو حال کا خطرہ مستقبل کی ترقی پر دلالت کر رہا ہے مگر ساتھ ہی مسلمانوں کی عظیم الشان ذمہ داریاں بھی ان کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔یہ عجیب بات ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں اور یہ عجیب تر بات ہے کہ اسی قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکر لے رہا ہے۔آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔کشمیر کی جنگ میں بھی کاشر یعنی کشمیری کا نام سننے میں آتا ہے اور فلسطین کی جنگ میں بھی کاشر شہر کا ذکر بار بار آرہا ہے۔اسی کاشر کے نام پر کشمیر کا نام کاشر رکھا گیا تھا۔جواب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے یا یہ کہ یہ کاشر ہے یعنی سیریا کی طرح۔

حال ہی میں کشمیر میں ایک آزادی کا دن منایا گیا ہے جن میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کشمیری دل سے ہندوستان کے ساتھ ہیں۔اس مظاہرے میں روس کے نمائندہ نے خصوصیت کے ساتھ حصہ لیا اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کشمیر کے معاملہ میں روس ہندوستان کے ساتھ ہے۔کیوں ہے؟ یہ تو مستقبل ثابت کرے گا۔ہے!اسے روس کے نمائندے نے ثابت کر دیا ہے۔کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے۔کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے۔فلسطین ہمارے آقا و مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوئی تھیں۔کسریٰ کو رسول کریم ﷺ کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔خدا نے ان کا منہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔غزوۂ احزاب کی لیڈری یہود ہی کے ہاتھ میں تھی۔سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا مکہ والوں میں ایسی قوت انتظام تھی ہی نہیں یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی منہ کالا کر دیا مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔رسول کریم ﷺ کے اصل دشمن مکہ والے تھے مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکہ سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپ جب طائف گئے اور ملک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپ کو لوٹ کر مکہ آنا پڑا تو اس وقت مکہ کا ایک شدید دشمن آپ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکّہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ مَیں محمد رسول اللہ ﷺ کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمد ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے مطالبہ کو پورا کر دیں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی۔اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے۔یہ تھا عرب کا شریف دشمن۔اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم ﷺ کو اپنے گھر پر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کے منصوبہ کی خبر دی اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے۔یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا آپ کو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر بھی بچالیا مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہیں۔اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس کے مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کا ہے۔دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہو گا۔امریکہ کا روپیہ اور روس کے منصوبے اور ہتھکنڈے دونوں ہی غریب عربوں کے مقابل پر جمع ہیں۔جن طاقتوں کا مقابلہ جرمنی نہیں کر سکا عرب قبائل کیا کر سکتے ہیں۔ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آ گیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت آ گیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔مصر، شام اور عراق کا ہوائی بیڑا سو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑا نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں اور شاید روس تو ان کو اپنا بیڑہ نذر کے طور پر پیش بھی کر دے۔

میں نے متواتر اور بار بار مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ روس مسلمانوں کا شدید دشمن ہے لیکن مسلمانوں نے سمجھا نہیں۔جو بھی اٹھتا ہے وہ محبت بھری نگاہوں سے روس کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے اور روس کو اپنی امیدوں کی آماجگاہ بنالیتا ہے حالانکہ حق یہی ہے کہ سب سے بڑا دشمن مسلمانوں کا روس ہے۔امریکہ یہودیوں کے ووٹ کی بناء پر یہودیوں کی مدد کر رہا ہے اور روس عرب ملکوں میں اپنا اڈہ جمانے کے لئے یہودیوں کی مدد کر رہا ہے۔رویہ ایک ہے مگر بواعث مختلف ہیں اور یقیناً روس کے عمل کا محرک امریکہ کے عمل کے محرک سے زیادہ خطرناک ہے لیکن چونکہ عمل دونوں کا ایک ہے اس لئے بہر حال عالم اسلامی کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہو گا مگر عقل اور تدبیر سے، اتحاد اور یک جہتی سے۔میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے۔کشمیر کی لڑائی کو آٹھ مہینے ہو چکے ہیں لیکن اب تک مسلمانوں نے اس پہلو کے کانٹے کے متعلق بھی عقل مندی اور ہوشیاری کا ثبوت نہیں دیا۔فلسطین کا خطرہ تو دور کا خطرہ ہے خواہ زیادہ اہم ہے وہ انہیں بیدار کرنے میں کہاں کامیاب ہو گا۔آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا، آج قربانیوں سے کام ہو گا۔اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو

اپنی حکومتوں کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کرسکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہوسکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے۔ ...... پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یادرکھیں کہ آج رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ الکفر ملة واحدة لفظ بہ لفظ پورا ہورہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر ...... کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام ...... پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں کہ اختلاف نہیں نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود سے فرماتا ہے:۔...... (آل عمران:65)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوت اتحاد دیتا ہے۔ کیا اس موقع پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن، بربر اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباد اللّٰہ الصّالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہوسکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔ پس ہمیں چاہئے اپنے عمل سے، اپنی قربانیوں سے، اپنے اتحاد سے، اپنی دعاؤں سے، اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کردیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کردیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہوجائیں۔ پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہوجائے۔ پھر خدا اور اس کے رسول اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر وہ آمادہ ہو جائیں اور ان کی بے دینی دین سے اور ان کی بے ایمانی ایمان سے اور ان کی سستی چستی سے اور ان کی بدعملی سعی پیہم سے بدل جائے۔ (الفضل 21 مئی 1948ء صفحہ 4-3)

حضرت مصلح موعود کے مضامین نے تہلکہ مچادیا

حضرت مصلح موعود کے اس انقلاب انگیز مضمون نے شام، لبنان، اردن اور دوسرے عرب ممالک میں زبردست تہلکہ مچا دیا۔ شیخ نور احمد منیر مجاہد بلاد عربیہ نے اس مضمون کی نہایت وسیع پیمانے پر اشاعت کی اور شام و لبنان کی تین سو مشہور اور ممتاز شخصیتوں کو (جن میں بیشتر وزراء، پارلیمنٹ کے ممبر، کالجوں کے پروفیسر، مختلف وکلاء، بیرسٹر اور سیاسی اور مذہبی لیڈر تھے) خاص طور پر بذریعہ ڈاک بھجوایا اور مجموعی طور پر ہر جگہ اس مضمون کا نہایت ہی اچھا اثر ہوا۔

(الفضل 17 ستمبر 1948ء صفحہ 2 کالم 1)

یہی نہیں شام ریڈیو نے خاص اہتمام سے اس کا خلاصہ نشر کر کے اسے دنیائے عرب کے کونہ کونہ تک پہنچادیا۔ ''أخبار اليوم''، ''الف باء''، ''الكفاح''، ''الفيحاء''، ''الأخبار''، ''القبس''، ''النصر''، ''اليقظه''، ''صوت الأحرار''، ''النهضه'' اور ''الأردن'' وغیرہ چوٹی کے عربی اخبارات نے جلی عناوین سے اس کے اقتباسات شائع کئے اور متفقہ طور پر حضور کی پیش فرمودہ تجویز کو نہایت درجہ مستحسن قرار دیا اور اعتراف کیا کہ مسئلہ فلسطین کے حق میں یہ نہایت کارگر پروپیگنڈہ اور پُراثر آواز ہے جو پاکستان سے امام جماعت احمدیہ کی زبان سے بلند ہوئی ہے۔

چنانچہ اخبار ''النهضه'' نے (مورخہ 12/جولائی 1948ء) زیر عنوان ''مطبوعات'' لکھا:

ترجمہ: ہمیں ایک ٹریکٹ موصول ہوا ہے جو السید مرزا محمود احمد صاحب کے ایک خطبہ پر مشتمل ہے جو انہوں نے لاہور (پاکستان) میں دیا ہے۔ اس خطبہ میں خطیب نے تمام مسلمانوں کو دعوت اتحاد دی ہے اور صیہونی مجرموں کے چنگل سے فلسطین کو نجات دلانے کے لئے ٹھوس اور مؤثر اقدام کی طرف توجہ دلائی ہے نیز اہل پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی عربوں کی فوری اعانت کریں اور مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ کی یاد دلاتے اور آیات قرآنی سے استشہاد کرتے ہوئے ترغیب دی ہے کہ وہ مجرم صیہونیوں کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں۔ اس کی پشت پناہی امریکہ اور اشتراکی روس اپنی مصالح اور خاص اغراض کے ماتحت کررہے ہیں اور مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ضعف اور اضمحلال کا اظہار نہ کریں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کیلئے جہاد کے سلسلہ میں عائد شدہ ذمہ داری اپنے سامنے رکھیں۔

یہ ایک نہایت عمدہ خطبہ اور فلسطین اور مسلمانوں کے حق میں نہایت اچھا پروپیگنڈہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری ان نیک آرزوؤں اور عمدہ خواہشات کو جو ہمارے دین قویم کے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہیں متحقق فرمائے۔ آمین۔

اخبار ''الف باء'' (دمشق) نے حسب ذیل نوٹ سپرد اشاعت کیا:۔

فلسطین اور کشمیر میں بنو اسرائیل آباد ہیں

ترجمہ: ہمیں جناب مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیانیہ کے خطاب کا نسخہ موصول ہوا ہے جو کہ انہوں نے فلسطین میں نام نہاد صیہونی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں دیا ہے آپ اس خطبہ میں فرماتے ہیں ''یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔ اور یہ بھی عجیب تر بات ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں اور اس قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکر لے رہا ہے۔ آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے کوشاں ہے۔ کشمیر کی جنگ میں ''کاشر'' یعنی کشمیر کا نام سننے میں آتا ہے اور فلسطین کی جنگ میں بھی ''کاشر'' شہر کا ذکر بار بار آرہا ہے۔ اس کاشر کے نام پر کشمیر کا نام ''کاشر'' رکھا گیا تھا جو اب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے یا یہ کہنا بھی درست ہے کہ یہ ''کاشیر'' ہے یعنی سیریا (شام) کی طرح۔''

یہ لیکچر بغداد کے مطبعة الفيض میں طبع ہوا ہے اور اس میں (فاضل) لیکچرار نے صیہونیت کی پشت پناہی کے باعث امریکہ اور روس دونوں کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ (الف باء دمشق)

اخبار ''صوت الاحرار'' نے اس انقلاب انگیز مضمون پر حسب ذیل تبصرہ شائع کیا:۔

''الكفر ملة واحدة''

مندرجہ بالا عنوان پر السید مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے لاہور (پاکستان) میں ایک طویل لیکچر دیا ہے اس لیکچر میں آپ نے پوری قوت سے ظالم صیہونیت پر حملہ کیا ہے اور متناقضات اور دشمنوں کے اتحاد و اجتماع سے اپنے گہرے تعجب کو پوشیدہ نہیں رہنے دیا مبادا فلسطینی عربوں کے مطالبہ کا انکار اور یہود نا مسعود کے موہوم حقوق کا اعتراف کیا جائے آپ اس استعماری سیاست کے خلاف نبرد آزما ہیں جو ہمیشہ ظلم اور ناجائز فائدہ اٹھانے کا اظہار کرتی ہے پھر آپ نے ان ظالموں کے موقف کا باہمی مقابلہ مسئلہ فلسطین اور کشمیر سے کیا ہے اس لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ سامراجی استعمار سے آزادی اور نجات اتحاد اور تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔

اخبار الشوریٰ (بغداد) نے اپنے 18/جون 1948ء کے پرچہ میں ایک عربی نوٹ لکھا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

''حضرت مرزا محمود احمد صاحب کا ایک خطبہ''۔ ہمیں ایک ٹریکٹ ملا ہے جو بغداد میں چھپا ہے جس میں حضرت مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کے ایک پُرجوش خطبہ کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نام نہاد اسرائیل حکومت کی تشکیل کے اعلان کے بعد لاہور (پاکستان) میں پڑھا اس خطبہ کا عنوان ہے ''الكفر ملة واحدة''۔ جن اصحاب نے یہ مفید ٹریکٹ شائع کیا ہے ہم ان کی اسلامی غیرت اور اسلامی مساعی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

استعماری طاقتوں کی سازش اور اس کا انکشاف

روس اور امریکہ کی استعماری طاقتوں کو مسلمانوں کے اتحاد کی یہ مؤثر ترین تحریک بھلا کب گوارا ہوسکتی تھی؟ اس لئے جونہی ان کے کانوں میں یہ آواز پہنچی انہوں نے خود مسلمانوں ہی کے ایک طبقہ کو آلۂ کار بنا کر جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی مہم شروع کرادی۔ اس گہری سازش کا سنسنی خیز انکشاف بغداد کے مقتدر جریدہ

"الأنبـــاء" کے ایک فاضل اور کہنہ مشق ادیب اور نامہ نگار الأستاذ علی الخياط آفندی نے چھ سال بعد کیا۔ چنانچہ انہوں نے بغداد کے مشہور اخبار "الأنباء" (مورخہ 21/ستمبر 1954ء) میں مندرجہ ذیل مقالہ سپرد اشاعت کیا۔

(ترجمہ) غیر ملکی طاقتیں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا رہی ہیں۔

''گزشتہ دنوں بعض اخبارات نے قادیانی جماعت کے خلاف پے در پے ایسی صورت میں

نکتہ چینی کی ہے کہ جس کی طرف انسان کو توجہ کرنی پڑتی ہے۔ قادیانیت کیا ہے؟ اور اخبارات میں اس کے متعلق اس طرح نکتہ چینی کرنے کی کیا وجہ ہے؟

قادیانیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان ایک مشکل درپیش ہے۔ قطع نظر اس امر کے کہ وہ اتہامات جو قادیانیوں پر لگائے گئے ہیں وہ درست ہیں یا غلط ہیں قادیانی لوگ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں اور وہ میرزا غلام احمد صاحب کے پیرو ہونے کے مدعی ہیں جو ہندوستان میں قادیان کی بستی میں رہتے تھے اور جنہیں ان کے دعووں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا تھا کہ دین ......کو مستحکم کریں۔ قادیانی انہیں وہی مہدیٔ موعود اور مسیح معہود سمجھتے ہیں جن کے آخری زمانہ میں آنے کے متعلق مختلف مذہبی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ قادیانی...... احکام پر عمل پیرا ہیں اور ...... کے لئے غیرت رکھتے ہیں اور وہ حنفی مذہب کی پیروی کرتے ہیں۔

احمدیوں کے مخالف انہیں قادیانی کے لفظ سے پکارتے ہیں اور ان کے ظاہری طور پر...... کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور شریعت کے مطابق دینی فرائض ادا کرنے کے باوجود انہیں مُرتد قرار دیتے ہیں۔

احمدیت یا قادیانیت کوئی آج نئی پیدا نہیں ہوئی بلکہ قریباً ستر سال پہلے ہندوستان کے شہر قادیان میں اس کی بنیاد رکھی گئی اور جو لوگ اس طریقہ کو درست سمجھتے تھے انہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق اس کی پیروی کی۔ ہمارے نزدیک خواہ یہ طریقہ درست ہو یا باطل ہو، خواہ یہ لوگ مسلمان ہوں یا اسلام سے خارج ہوں بہر حال اخبارات کے لئے کوئی معقول وجہ اس امر کی نہیں ہے کہ وہ اس نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کو چاروں طرف سے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اتحاد اور یک جہتی کی ضرورت ہے اس طرز پر قادیانیت کو اپنی تنقید کا ہدف بنائیں۔

شاید قارئین کو تعجب ہوگا جب انہیں معلوم ہوگا کہ سارے عراق میں اس جماعت کے صرف 18 خاندان بستے ہیں۔ 9 خاندان بغداد میں، چار بصرہ میں، چار حبانیہ میں اور ایک خاندان خانقین میں اور یہ سب لوگ ہندوستان سے عراق میں تجارت کی نیت سے آئے تھے۔ بعض نے ان میں سے عراقی قومیت کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لئے ہیں اور بعض اپنی ہندوستانی قومیت پر قائم رہے جسے انہوں نے ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستانی قومیت میں تبدیل کر لیا۔

عراق میں اتنے عرصہ سے رہنے کے باوجود انہوں نے کسی عراقی شخص کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کیا۔ ان کا کوئی اپنا معبد نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کوئی خاص مذہبی اجتماعات ہیں۔ ان کی ساری جدوجہد بعض اخبارات اور ایسے ٹریکٹ تقسیم کرنے پر منحصر ہے جن میں اسلام کے غلبہ کے متعلق دلائل دیئے گئے ہیں، فلسطین اور بعض اسلامی حکومتوں کے دفاع پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس جگہ پر پڑھنے والے کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب واقعہ یہ ہے تو اخبارات میں قادیانیوں پر اس طرح نکتہ چینی کرنے اور اس حملے کی کیا وجہ ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اس کا صرف ایک سبب ہے اور وہ یہ کہ استعماری طاقتیں مسلمانوں میں تفرقہ اور شقاق پیدا کرنے کے لئے خاص کوشش کر رہی ہیں اور وہ انہیں اپنی اُنگلیوں پر نچانا چاہتی ہیں ......شاید کسی شخص کو یہ خیال پیدا ہو کہ میرا اس معاملے میں استعماری طاقتوں کو دخل انداز قرار دینا صرف ظن اور گمان ہے مگر مَیں قارئین کرام کو پورے یقین کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس امر کی پوری پوری اطلاع ہے کہ درحقیقت یہ سب کارروائی استعماری طاقتیں کروا رہی ہیں کیونکہ فلسطین کی گزشتہ جنگ کے ایام میں 1948ء میں استعماری طاقتوں نے خود مجھ کو اس معاملے میں آلۂ کار بنانے کی کوشش کی تھی۔......

میں جن دنوں اس سفارت خانہ میں جایا کرتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ مَیں اکیلا ہی اس کام کے لئے مقرر نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ کچھ اور لوگوں کو بھی اس میں شریک کیا جا رہا ہے۔ پھر مجھے یہ بھی پتہ لگا کہ اس کام کے کرنے سے صرف مَیں نے ہی انکار نہیں کیا بلکہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی استعمار کا آلۂ کار بننے سے انکار کر دیا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب 1948ء میں ارض مقدسہ کا ایک حصہ کاٹ کر صیہونی حکومت کے سپرد کر دیا گیا تھا اور اسرائیلی سلطنت قائم ہوئی تھی۔ اور میرا خیال ہے مذکورہ بالا سفارت خانہ کا یہ اقدام درحقیقت ان دو ٹریکٹوں کا عملی جواب تھا جو تقسیم فلسطین کے موقع پر اسی سال جماعت احمدیہ نے شائع کئے تھے۔ ایک ٹریکٹ کا عنوان ”هيئة الأمم المتحدة وقرار تقسيم فلسطين“ تھا جس میں مغربی استعماری طاقتوں اور صیہونیوں کی اسی سازش کا انکشاف کیا گیا تھا جس میں فلسطینی بندرگاہوں کے یہودیوں کے سپرد کر دینے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ دوسرا ٹریکٹ "الكفر ملة واحدة" کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس میں مسلمانوں کو کامل اتحاد اور اتفاق رکھنے کی ترغیب دی گئی تھی اور صیہونیوں کے مقابلہ اور ارض مقدسہ کو ان سے پاک کرنے کے لئے اموال جمع کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔

یہ وہ واقعہ ہے جس کا مجھے ان دنوں ذاتی طور پر علم ہوا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ جب تک احمدی لوگ ...... کی جماعتوں میں اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور جب تک وہ ان ذرائع کو اختیار کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے جن سے استعماری طاقتوں کی پیدا کردہ حکومت اسرائیل کو ختم کرنے میں مدد مل سکے تب تک استعماری طاقتیں بعض لوگوں اور فرقوں کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گی کہ وہ احمدیوں کے خلاف اس قسم کی نفرت انگیزی اور نکتہ چینی کرتے رہیں تاکہ...... میں اتحاد نہ ہو سکے“۔

(از تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 398-402)

قارئین کرام کو اس مذکورہ بالا اقتباس میں حقیقی غیر جانبدارانہ اور پیشہ وارانہ صحافت کی ایک حسین تصویر ملے گی۔ آج جبکہ اکثر اوقات ملکوں کی صحافت اقتدار اور اثر ورسوخ وطمع کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے، جبکہ حقیقتیں مسخ ہو جاتی ہیں اور دجل کا جادو سر چڑھ کے بولنے لگتا ہے۔ آج کی صحافت میں کوئی ایسی سچی بات کہنے سے ہچکچاتا ہے، بلا مفاد ومنفعت کے محض حق کو حق کہنے کی خاطر کوئی بھی ایسی جرأت نہیں کرتا کہ اس طرح کے کڑوے سچ کو منظر عام پر لا سکے، اور اس طرح کھل کر تجزیہ کر کے اعتراف کرے کہ یہ جماعت احمدیہ ہی تھی جس نے مسلمانوں کو متحد رہنے کے لئے صدا دی۔

ایسی صورتحال میں گو کہ ہمیں علم نہیں ہے کہ الاستاذ علی الخیاط آفندی صاحب اور آپ کے خاندان کے افراد اس وقت کہاں اور کس حال میں ہیں تاہم ان کے اس جرأت مندانہ اقدام اور پُرشجاعت بیان پر شکرگزار ہیں اور انہیں سلام پیش کرتے ہیں کہ اس زمانہ کی صحافت میں کوئی تو ایسا تھا کہ جس نے حق کو حق کہا اور دشمن کو بے نقاب کرنے کے لئے بے لوث کوشش کی جسے ایک لمبے عرصہ تک حق وانصاف کے پرستار یاد رکھیں گے اور ایک مثال کے طور پر پیش کرتے رہیں گے۔

بقیہ صفحہ 6 سیرت کی روشنی میں

جب اس نے کاغذات کو دیکھا تو اسے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اس محکمہ میں ایسا امین موجود ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سب اوورسیئر ہزاروں روپیہ کما لیتے ہے۔ جو شخص ایک سو روپیہ داخل نہیں کر سکتا اور اسے علم ہے کہ اس عدم ادخال کا نتیجہ ملازمت سے علیحدگی ہے۔ قرض بھی نہیں لیتا کہ اس کے ادا کرنے کا ذریعہ اس کے پاس نہیں یقیناً وہ امین ہے اور میر صاحب کو اس نے ادخال ضمانت سے مستثنیٰ کر دیا۔ (حیات ناصر ص 21,20)

امانت دار کی دعا

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت منشی اروڑے خان صاحب تھے اور انہوں نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے وہ کچہری میں چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہوگئے پھر اور ترقی کی تو سرشتہ دار ہوگئے اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیل دار بنے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے اور حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب پانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

آپ کی آخری عمر میں ایک نوجوان نے آپ سے سوال کیا بابا ملازمت میں کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ حضرت منشی صاحب کے چہرے پر جوش صداقت سے بھری ہوئی سنجیدگی طاری ہوئی اور فرمایا میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کیا اور جو فیصلے کئے اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیرانداز کا تیر خطا ہو سکتا ہے مگر میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں ہو سکتی۔

(روزنامہ الفضل 17 جنوری 1976ء)

خلال کا تنکا

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ قادیان کے ایک احمدی دوست نے متعدد احمدی احباب کی دعوت کی۔ جن میں حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب اور مولوی حسن علی صاحب بھی تھے۔ جب دعوت سے فارغ ہو کر قیام گاہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو راستہ میں ایک مکان تھا۔ اس پر سرکنڈوں کا چھپر تھا۔ اس چھپر سے بعض سرکنڈے جو قریب اور نیچے کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک سرکنڈے سے مولوی حسن علی صاحب نے دانتوں کے خلال کے لئے ایک تنکا توڑ لیا۔ جب مولانا نورالدین صاحب نے مولوی حسن علی صاحب کو دیکھا کہ آپ نے خلال کے لئے تنکا توڑا ہے تو آپ کھڑے ہوگئے اور مولوی صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کی صحبت کا اثر میرے قلب پر بلحاظ تقویٰ کے اس قدر پڑا ہے کہ جس تنکے کو آپ نے توڑا ہے میرا قلب اس کے لئے ہرگز جرأت نہیں کر سکتا بلکہ ایسے فعل کو خلاف تقویٰ اور گناہ محسوس کرتا ہے۔ اس پر مولوی حسن علی صاحب سخت متعجب ہو کر کہنے لگے۔ کیا یہ فعل بھی گناہ میں داخل ہے؟ میں تو اسے گناہ نہیں سمجھتا۔ حضرت مولانا نے فرمایا جب یہ سرکنڈا غیر کے مکان کی چیز ہے تو اس سے مالک مکان کی اجازت کے بغیر تنکا توڑنا میرے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مولوی حسن علی صاحب کے قلب پر تقویٰ کے اس دقیق عملی نمونہ کا بہت بڑا اثر ہوا۔

(حیات نور ص 195)

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کی سیرت کی روشنی میں

امانت و دیانت کے پاکیزہ نمونے

ماہرین عمرانیات انسان کو ایک معاشرتی حیوان قرار دیتے ہیں۔ اس معاشرتی حیوان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے جو طریق اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے قرآن کریم میں بتایا ہے وہ انسان کو بااخلاق انسان بناتا ہے اور بااخلاق انسان سے ترقی دے کر باخدا انسان بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے 1896ء میں لاہور میں منعقدہ جلسہ مذاہب عالم میں اپنے معرکۃ الآراء مضمون ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں انسان کی طبعی اور روحانی حالتوں کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بہت دل آویز اور دلنشین انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے اور انسان کی اخلاقی حالتوں کی وضاحت کرتے ہوئے امانت و دیانت کے خلق کو ایک بنیادی خلق کے طور پر پیش فرمایا ہے کہ امانت و دیانت کے خلق کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسانی معاشرہ میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ بھی اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین میں امانت و دیانت کے خلق کو اختیار کرنے کی بہت تلقین فرمائی اور خود ان کے سامنے امانت و دیانت کے اثر انگیز عملی نمونے پیش فرمائے۔ آپ کے جاں نثار رفقاء نے آپ کے پاکیزہ نمونے دیکھتے ہوئے امانت و دیانت کے خلق کو اختیار کیا اور ایسے ہی پاکیزہ نمونے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

کس کی اجازت سے

حضرت مسیح موعود بلا اجازت کسی کی چیز لینے کو ناپسند کرتے تھے اور بچوں کو اس امر کا پابند بنانے میں کوشاں رہتے تھے کہ ان میں بھی امانت کا مفہوم ذہن نشین رہے کیونکہ بچپن کے سیکھے ہوئے اخلاق پوری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حضرت مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب اس قسم کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک دن کچھ احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک کیکر کا درخت گرا ہوا تھا۔ بعض دوستوں نے اس کی شاخوں سے مسواکیں بنالیں۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد بھی ساتھ تھے چھوٹی عمر تھی۔ ایک مسواک کسی نے ان کو بھی دے دی اور انہوں نے بے تکلفی اور بچپن کی وجہ سے حضور کو بھی کہا ابا مسواک لے لیں مگر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

''میاں پہلے ہمیں یہ بتلاؤ کہ کس کی اجازت سے یہ مسواکیں حاصل کی گئی ہیں''۔ یہ بات سنتے ہی سب نے مسواکیں زمین پر پھینک دیں۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 5 ص 21)

وہیں رکھ دو

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری جو حضرت مسیح موعود کے مقرب رفیق تھے۔ ان کے آپ سے دعویٰ سے قبل کے تعلقات تھے اور آپ کے ساتھ بہت سے سفروں میں رفاقت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ کی امانت کے بارے میں یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود قادیان کے شمالی جانب سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ پر ایک کھیت کے کنارے ایک چھوٹی سی بیری تھی اور اسے بیر لگے ہوئے تھے اور ایک بڑا عمدہ پکا ہوا لال بیر راستہ میں گرا ہوا تھا۔ میں نے چلتے چلتے اسے اٹھا لیا اور کھانے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہ کھاؤ اور وہیں رکھ دو۔ آخر یہ کسی کی ملکیت ہے میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے آج تک میں نے کسی بیری کے بیر بغیر اجازت مالک اراضی کے نہیں کھائے کیونکہ جب میں کسی بیری کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے یہ بات یاد آجاتی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اس علاقہ میں بیریاں عموماً خودرو ہوتی ہیں اور ان کے پھل کے متعلق کوئی پروا نہیں کی جاتی۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 102، 103)

بچے کی امانت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی جو حضرت اقدس کے خاص رفیق تھے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا میں اور آپ کوئی دو ہیں۔ آپ اکثر قادیان تشریف لاتے تھے۔ ہفتوں حضرت اقدس کی صحبت اختیار کرتے اور جب اجازت ملتی تب واپس جاتے۔ بعض دفعہ ایک دو دن کے لئے آتے اور مہینوں واپسی کی اجازت نہ ملتی۔ آپ ملازمت کی پرواہ کئے بغیر اپنے امام کا حکم مقدم رکھتے اور اجازت کے انتظار میں مہینوں قادیان ٹھہرے رہتے جب اجازت ہوتی تب واپس اپنی ملازمت پر تشریف لے جاتے۔ بعض اوقات آپ کو ملازمت سے فارغ بھی کر دیا گیا مگر آپ نے حضرت اقدس کو اس امر کی اطلاع تک نہ دی بلکہ حضرت اقدس کے حکم کو مقدم سمجھتے ہوئے قادیان قیام کیا اور حضرت اقدس کے گھر ''الدار'' میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ آپ کا تعلق حضرت اقدس سے 1883ء سے تھا۔ آپ حضرت اقدس کی امانت کے سلسلہ میں ایک خوبصورت واقعہ بیان کرتے ہیں جو ایک طرف آپ کی امانت کا آئینہ دار ہے دوسری طرف تربیت اولاد کا زریں اصول ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لیٹے ہوئے تھے اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم حضور کے پیر داب رہے تھے کہ شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں پر جیب میں کوئی سخت چیز پڑی ہے میں نے ہاتھ ڈال کر نکالی تو حضور کی آنکھ کھل گئی۔ آدھی ٹوٹی گھڑے کی ایک چپنی اور دو ایک ٹھیکرے تھے۔ میں پھینکنے لگا تو حضور نے فرمایا یہ میاں محمود نے کھیلتے کھیلتے میری جیب میں ڈال دیئے ہیں۔ آپ پھینکیں نہیں۔ میری جیب ہی میں ڈال دیں کیونکہ میاں نے ہمیں امین سمجھ کر اپنے کھیلنے کی چیز رکھی ہے وہ مانگیں گے تو ہم کہاں سے دیں گے۔

(رفقاء احمد جلد چہارم ص 99)

گنے واپس رکھ دو

میاں روڑا صاحب قادر آباد روایت بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ دو بیلی حضرت صاحب نے بٹالہ جانے کے واسطے تیار کی ...... حضرت صاحب اور کچھ عورتیں بچے ساتھ تھے اور ایک نوکر پیراں دتا بھی آپ کے ہمراہ تھا۔

راستے میں چلتے چلتے پیراں دتا نے کسی کماد سے گنے بچوں کو توڑ دیئے۔ حضرت صاحب نے بچوں کے ہاتھ میں گنے دیکھ لئے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ گنے تم نے کہاں سے لئے ہیں۔

بچوں نے کہا کہ پیرے نے دیئے ہیں۔

حضرت صاحب نے پیرے سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اس کماد سے لئے ہیں۔

آپ (حضرت مسیح موعود) نے کہا یہ کس کی اجازت سے لئے ہیں۔ یہ گنے وہاں ہی چھوڑ آ۔ وہ سب گنے وہاں چھوڑ آیا اور چار پیسے بھی وہاں رکھ آیا تاکہ وہ زمیندار آ کے لے لے گا۔

ایک تولہ مٹی نہ لی

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی جو حضرت مسیح موعود کے مقرب رفیق تھے جو اپنی پیری مریدی چھوڑ کر حضرت مسیح موعود کے در پر آبیٹھے تھے۔ اپنے واقعات پر مشتمل کتاب تذکرۃ المہدی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ایک روز لدھیانہ میں حضرت......(اماں جان) کے درد جنب ہوا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب وہ ترکیب درد کی کرواور میں مٹی لاتا ہوں اور چاقو بھی۔ حضرت اقدس نے مٹی کی تلاش کی لیکن نہ ملی۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ دیوار کچی ہے اور ٹوٹی ہوئی بھی ہے اس میں سے مٹی ایک تولہ کی ضرورت ہے لے لیں۔

فرمایا یہ حق العباد ہے بغیر اجازت کیونکر لے سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں تم نہیں پڑھتے کہ (جو کوئی ایک ذرہ نیک عمل کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر بدی کرے گا وہ اس کا انجام دیکھے گا) میں اس وقت شرمندہ ہوا کہ میں نے ایسی بات کیوں کہی پھر میں نے توبہ کی اور بہت استغفار کی۔

(تذکرۃ المہدی حصہ اول ص 263)

امین

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب ہر وقت دین کے کام میں لگے رہتے تھے۔ گھر والے ان پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ گاؤں والوں کو بھی ان پر پورا اعتبار تھا۔ شریک بھی ویسے مخالف تھے ان کی نیکی کے اتنے قائل تھے کہ جھگڑوں میں کہہ دیتے تھے کہ جو کچھ یہ کہہ دیں گے ہم کو منظور ہے۔ ہر شخص ان کو امین جانتا تھا۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 219)

اکل حلال کا نمونہ

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق اور آپ کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ افسران نہر نے ایک قاعدہ کے ماتحت ان سے سو روپیہ کی نقد ضمانت طلب کی ان کے معاصرین نے زرضمانت داخل کر دیا مگر میر صاحب نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے اور فی الحقیقت نہیں تھا۔

جو کام ان کے سپرد تھا (اوورسیری کا) وہ اس میں ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتے تھے اور لوگ کرتے تھے مگر وہ حلال اور حرام میں امتیاز کرتے تھے اور ان کی ملازمت کا عہد رشوت ستانی کے داغ سے بالکل پاک رہا اور اکل حلال ان کا عام شیوہ تھا۔

غرض انہوں نے صاف کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں۔ دوستوں اور افسروں نے ہر چند کہا کہ آپ روپیہ کسی سے قرض لے کر داخل کر دیں۔ مگر آپ یہی کہتے رہے کہ میں قرض ادا کہاں سے کروں گا۔ میری ذاتی آمدنی سے قرض ادا نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا یا تو روپیہ داخل کرو ورنہ علیحدہ کئے جاؤ گے۔ انہوں نے عزم کر لیا کہ علیحدگی منظور ہے مگر سلسلہ چیف انجینئر تک پہنچا

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

وقت کا تقاضا۔سادہ زندگی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک کا اجراء فرمایا تو اس کیلئے قبل از وقت مناسب تیاری کیلئے سادہ زندگی کا مطالبہ پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

’’قربانی کیلئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔‘‘ (مطالبات صفحہ 23)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرم مشہود احمد صاحب مربی اطفال گوجرخان ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ جمیلہ فرخندہ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد احمد صاحب برمنگھم میں بعمر 68 سال بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ کا جسد خاکی 17/جولائی کو ربوہ لایا گیا اسی دن نماز ظہر کے بعد بیت مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی گئی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔مرحومہ بے انتہا خوبیوں کی مالک، دعا گو، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، اپنوں غیروں ہر کسی کے دکھ درد میں کام آنے والی، ہر کسی کی خوشی غمی میں شامل ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی اور خلافت سے بے انتہا پیار کرنے والی خاتون تھیں۔مالی تحریکات میں حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ نے 2 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم شہزاد احمد سلیم صاحب قائد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ جاذبہ شہزاد واقفہ نو نے دس سال کی عمر میں اور بیٹے فراز احمد واقف نو 327H.R مروٹ ضلع بہاولنگر نے 8 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔دونوں بچے حضرت چوہدری رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب صدر جماعت 327 H.R مروٹ ضلع بہاولنگر کے پوتے اور پوتی ہیں۔

اسی طرح عزیزم دانیال احمد واقف نو ولد مکرم شہزاد احمد بشیر صاحب ساکن 327H.R مروٹ ضلع بہاولنگر نے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ان تینوں بچوں کو قرآن کریم معلمین کرام پڑھاتے رہے۔ان کی تقریب آمین 12 جولائی 2011ء کو بیت الذکر مروٹ 327.H.R میں منعقد کی گئی۔مکرم ملک سلمان یونس صاحب مجوکہ مربی سلسلہ نے تینوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں بچوں کو قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز نیک قسمت اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

تقریب آمین

مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب صدر محلہ دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مودود احمد واقف نو نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔تقریب آمین گھر پر ہی مورخہ 16 جولائی 2011ء کو بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔جس میں محترم محمد یعقوب بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے عزیزم سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن شریف کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ولادت

مکرم محمد واحد اللہ خان جاوید صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم عبید اللہ خان صاحب مختار عام جائیداد صدر انجمن احمدیہ اور بہو مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22 مئی 2011ء کو دوسرے بیٹے نوازا ہے۔نومولود عطاء الوحید خان کے نام سے موسوم ہوا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جو مکرم محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر حال وقف جدید کا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو متقی، خلافت کا احسن رنگ میں مطیع، خادم دین، دین و دنیا کیلئے مفید وجود، والدین کیلئے قرۃ العین اور صحت و عمر والی زندگی پانے والا بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر الاسلام سہل صاحب مقیم کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم بشیر احمد ظفر صاحب قادیانی ولد مکرم عبدالکریم صاحب درویش ساکن وائٹر سٹڈ جرمنی مورخہ 15 جولائی 2011ء کو بقضائے الٰہی بعمر 71 سال دل کے دورہ سے وفات پا گئے۔مرحوم کی نماز جنازہ 17 جولائی 2011ء کو مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے بیت نور الدین ڈارم سٹڈ جرمنی میں پڑھائی۔مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔آپ کا جسد خاکی 20 جولائی 2011ء کو ربوہ لایا گیا اور اسی دن بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحوم نماز تہجد اور پنج وقتہ نمازوں کے پابند تھے۔آپ نے نیشنل عاملہ جرمنی کے آڈیٹر کی حیثیت سے دس سال تک نہایت اخلاص کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ حلیمہ ساجدہ صاحبہ جرمنی کی علاوہ دو بیٹے خاکسار، مکرم عرفان احمد ضیاء صاحب کینیڈا اور ایک بیٹی مکرمہ شفقت طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم قمر احمد صاحب کینیڈا، اس کے علاوہ دو پوتے دو نواسے اور ایک نواسی چھوڑی ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (NUML) اسلام آباد نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم فل: عربی، چینی، اکنامکس، ایجوکیشن، انگلش لٹریچر، انگلش لینگوئسٹکس، فرنچ، جرمن، گورننس اینڈ آرگنائزیشنل، ہندی، انٹرنیشنل ریلیشن، اسلامک سٹڈی، مینجمنٹ سائنسز، پرشین اور اردو۔

پی ایچ ڈی: عربی، چینی، اکنامکس، ایجوکیشن، انگلش لٹریچر، انگلش لینگوئسٹکس، فرنچ، جرمن، گورننس اینڈ آرگنائزیشنل، ہندی، انٹرنیشنل ریلیشن، اسلامک سٹڈی، مینجمنٹ سائنسز، پرشین اور اردو۔

ایم ایس: بزنس ایڈمنسٹریشن داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15/اگست 2011ء ہے۔مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ www.numl.edu.pk وزٹ کریں۔

فون: 051-9257677

انسٹیٹیوٹ آف سپیس ٹیکنالوجی اسلام آباد نے بیچلر ڈگری پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایرو سپیس انجینئرنگ، ایروڈائنامکس اینڈ سی ایف ڈی، انجینئرنگ مکینکس اینڈ سٹرکچر، گائیڈنس، نیوی گیشن اینڈ کنٹرول، پروپلشن اینڈ تھرمل سائنسز، آٹومیشن اینڈ روبوٹکس، مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی، الیکٹریکل انجینئرنگ، کمیونیکیشن سسٹم، الیکٹرونکس، کمپیوٹر، کنٹرول، میٹیریلز سائنسز اینڈ انجینئرنگ، سرامکس، پولی مرز اینڈ کمپوسائٹس۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25/اگست 2011ء ہے۔مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ www.ist.edu.pk وزٹ کریں۔

فون: 051-9273306,9075406

نوٹ: ان فیلڈز میں اپلائی کرنے کیلئے این ٹی ایس کا ٹیسٹ دینا لازم ہوگا۔این ٹی ایس کا داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21/اگست 2011ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں۔احباب جماعت وارکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

عدالتی معاملہ پارلیمنٹ لے جانے کا فیصلہ

صدر زرداری اور وزیراعظم گیلانی نے اتحادیوں سے صلاح مشورے کے بعد عدالت کے حوالے سے معاملہ پارلیمنٹ میں لے جانے، آئین اور قانون کی حکمرانی کیلئے ٹکراؤ کی بجائے مفاہمتی سیاست جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جبکہ وزیراعظم نے کہا ہے کہ مجھے پارلیمنٹ نے جو اختیارات دیئے ہیں ان کو استعمال کرنا میرا حق ہے۔

اداروں کو حدود سے باہر نہ نکلنے دینا عدلیہ کی ذمہ داری ہے

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ جمہوری حکومت آئین کے ڈھانچے پر کھڑی ہوتی ہے۔ جس میں تقسیم اختیارات آئین کے تحت چیک اینڈ بیلنس کے اصول کے تحت تفویض کئے جاتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں قانون کی حکمرانی کی بنیاد آئین کی بالادستی میں ممکن ہوتی ہے۔ کسی ادارے کو دائرہ کار سے باہر نہ نکلنے دینا عدلیہ کی ذمہ داری ہے۔ جمہوری نظام کے تسلسل کیلئے قانون کی حکمرانی ضروری ہے۔

پاکستان کی امداد مشروط کرنے کا بل منظور

ریپبلکن اکثریت رکھنے والے امریکی ایوان نمائندگان کی ایک کمیٹی نے پاکستان اور مشرق وسطیٰ کے چند ملکوں کو دی جانے والی امریکی امداد میں اربوں ڈالر کی کٹوتی کرنے اور اس امداد پر مختلف شرائط عائد کرنے کی منظوری دی ہے۔ ایوان نمائندگان میں پیش کئے گئے اس بل میں پاکستان کو دی جانے والی امداد کو اوباما انتظامیہ کی اس تصدیق سے مشروط کیا گیا ہے کہ پاکستان شدت پسندوں کے خلاف موثر اقدامات کر رہا ہے۔

سحر و افطار اور تراویح کے اوقات میں لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی

پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی (پیپکو) نے رمضان المبارک کیلئے لوڈشیڈنگ شیڈیول جاری کر دیا ہے۔ جس کے تحت ملک بھر میں سحری، افطاری اور تراویح کے اوقات میں لوڈشیڈنگ نہیں کی جائے گی جبکہ ملک بھر میں طویل لوڈشیڈنگ کے خلاف عوام کا احتجاج جاری ہے۔ ڈی جی پیپکو اعجاز رفیق قریشی نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ رمضان المبارک میں سحری کے وقت 2 گھنٹے اور شام ساڑھے 6 سے ساڑھے 11 بجے تک ملک بھر میں لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جولائی	
طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:09

گمشدہ سائیکل

مکرم خالد فاروق صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔
میرا سائیکل فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سامنے سے کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی واپس کر دیں۔
فون نمبر: 0343-7513711

☆......☆......☆

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلے مجید ٹاؤن نصرت آباد ساہیوال روڈ سے آدھا کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے
برائے رابطہ: 0333-6526121

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 5/12 واقع دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ دومنزلہ مکان نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے
رابطہ جرمنی: 0049-6157-86246
رابطہ ربوہ: 0345-7599211

Be Kool Place خدمت کے بارہ سال
Authorised Services Dealer
سیل سروس اینڈ انسٹالیشن کنٹریکٹر
ہمارے ہاں تمام کمپنیوں کے سپلٹ اے سی کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
احمدی بھائیوں کا اپنا قابل اعتماد ادارہ
طالب دعا: اسداللہ احمد
PH:042-37220022
Mob:03214233721
دوکان نمبر 1 فیروز سنٹر 4۔ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور

FR-10